چوتھا فقہی سیمینار مجلس تحقیقات شرعیہ ، ندوۃ العلماء لکھنؤ

منعقدہ ۲۳،۲۴/نومبر ۲۰۲۲ء، دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

موضوعات:

ا۔کرونا سے متعلق اہم مسائل

۲۔سرکاری اور غیر سرکاری سودی قرضے

تجاویز بابت کرونا سے متعلق اہم مسائل

کرونا کے بارے میں شرعی نقطہ نظر

ا۔وباء ایسی بیماری ہے جو تیزی کے ساتھ پھیلتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری آبادی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے،اور اکثر وبیشتر جان لیوا ہوتی ہے،کتاب وسنت میں اس کے تصورات واضح طور پر ملتے ہیں، یہ کبھی بنو آدم کی بداعمالیوں کے نتائج ہوتے ہیں،اور کبھی انسان بطور آزمائش بھی اس سے دوچار کئے جاتے ہیں،جس میں تنبیہ الٰہی ہوتی ہے،بہرصورت جب کوئی شخص وبا میں مبتلا ہوتو وہ ہمدردی اور تعاون کا مستحق ہے۔

۲۔شریعت میں وباء سے تحفظ کی ہدایات موجود ہیں: جن میں ظاہری تدابیر بھی ہیں، جیسے صفائی ستھرائی کا اہتمام، بلاضرورت ایک مقام سے دوسرے مقام تک آمدورفت سے بچنا اور اطباء وماہرین کی ہدایات پر عمل کرنا،اور باطنی تدابیر بھی ہیں جن میں توبہ واستغفار، دعاء وابتہال، رجوع الی اللہ اور صدقہ وغیرہ ہیں۔

۳۔دفع وباء کے لئے اجتماعی نماز کے اہتمام کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ہے۔

۴۔صحت وبیماری اللہ کے ہاتھ میں ہے اور کوئی بھی انسان اللہ ہی کے فیصلہ سے بیماری میں مبتلا ہوتا ہے یا صحت یاب ہوتا ہے،لیکن بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں، یہ اسلام کے تصور توحید کے خلاف نہیں ہے۔

کرونا کے زمانہ میں عبادات میں تخفیف

۵۔وباء کے زمانہ میں جب کہ مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنے پر پابندی ہوتو مساجد کے بجائے گھروں میں جماعت کے ساتھ یا انفرادی طور پر نماز ادا کی جائے۔

۶۔وباء کے دور میں اگر ماہرین صحت کی ہدایت ہو کہ لوگ بڑی تعداد میں جمع نہ ہوں تو مسجد میں پہلی جماعت کے بعد ہیئت بدل کر متعدد جمعہ اور جماعت کی اجازت ہوگی۔

۷۔وبائی دور میں طبی وانتظامی ہدایات کے مطابق مسجد کی جماعت کے علاوہ متعدد مقامات اور مکانات میں نماز جمعہ اور عیدین پڑھنا درست ہے۔

۸۔وباء کے دور میں جمعہ کے دن جو لوگ پابندیوں کی وجہ سے اپنے گھروں میں نماز ظہر پڑھنا چاہتے ہیں،ان کے لئے جماعت سے بھی پڑھنا درست ہے،اور انفرادی طور پر بھی۔

۹۔طبی ہدایات کی بناء پر ماسک لگا کر نماز پڑھی جاسکتی ہے اور صفوں کے درمیان فاصلہ رکھنے کی بھی گنجائش ہے۔

۱۰۔ کرونا سے متاثر افراد کا مسجد میں آنا اور جماعت میں شریک ہونا ممنوع ہوگا۔

۱۱۔ کرونا سے متاثر افراد کے لئے اطباء کے مشورہ پر روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے۔

کرونا کے زمانہ میں مساجد سے متعلق مسائل

۱۲۔ مسجد اللہ رب العزت کا گھر اور مقدس عبادت گاہ ہے، ہر حال میں اس کو آباد رکھنے کا حکم ہے، اس لئے کرونا یا کسی بھی وبائی مرض کے زمانہ میں مساجد کو مکمل طور پر بند کر دینا یا معطل کر دینا جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ اگر کسی وجہ سے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا موقوف ہو جائے تب بھی اپنے وقت پر اذان کا اہتمام ضروری ہے۔

۱۴۔ کثرتِ جماعت شرعاً مطلوب ہے، البتہ اگر وباء کی وجہ سے حکومت کی ہدایات کی بناء پر افراد کو محدود کرنے کی مجبوری ہو تو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۵۔ مسجد کے احترام و تقدس کے پیش نظر مسجد کے کسی حصہ کو کووڈ سینٹر بنانا جائز نہیں۔

کرونا سے متاثر مریض کی تیمارداری

۱۶۔ کرونا سے متاثر مریض کو بالکل الگ تھلگ کر دینا اور اس کی تیمارداری نہ کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی اور انسانیت کے خلاف ہے۔

۱۷۔ کرونا سے متاثر مریض اگر اپنا علاج خود نہ کرا سکے تو اقرباء کی ذمہ داری ہے کہ اس کے علاج کا بندوبست کریں اور اس کو بے سہارا نہ چھوڑیں، اگر ان میں استطاعت نہ ہو یا وہ غفلت برتیں تو حکومت اور سماج اس کے علاج اور دیکھ ریکھ کے ذمہ دار ہوں گے۔

کرونا سے فوت ہونے والے افراد کی نماز جنازہ اور غسل سے متعلق مسائل

۱۸۔ اگر کرونا پابندیوں کی وجہ سے میت کو غسل دینا یا تیمّم کرانا دشوار ہو تو فریضۂ غسل ساقط ہو جائے گا، اور میت کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

۱۹۔ اگر کرونا میت کو کفن مسنون دینا دشوار نہ ہو تو کور (cover) پر کفن پہنا دینا چاہیے، اور دشواری کی صورت میں کور ہی کفن کے حکم میں ہوگا۔

۲۰۔ اگر کرونا میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر اس وقت تک نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے جب تک کہ اس کی لاش کے تغیر کا ظن غالب نہ ہو۔

۲۱۔ اگر میت کو بغیر جنازہ پڑھے دفن کر دیا گیا اور اس کی قبر کی جگہ بھی معلوم نہ ہو تو اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔

۲۲۔ کرونا وباء سے انتقال کرنے والے مسلمان ان شاء اللہ شہادت کے اجر کے مستحق ہوں گے۔

کرونا ویکسین سے متعلق مسائل

۲۳۔ الکوحل آمیز سینٹا ئزر کا استعمال مباح ہے۔

۲۴۔ کرونا ویکسین ایک قسم کی دوا اور حفاظتی تدبیر ہے، ضرورت کے تحت اس کا لگوانا جائز ہے۔

تجاویز بابت سرکاری اور غیر سرکاری سودی قرضے

تمہید

ضرورت مند افراد کو سود کے بغیر قرض فراہم کرنا بہت بڑا کار ثواب ہے، اسلام میں اس کی بڑی ترغیب دی گئی ہے اور ضرورت مندوں کو قرض دینے پر بڑے اجر کا وعدہ کیا گیا ہے، موجودہ دور میں قرض دینے کا عمل موقوف سا ہو گیا ہے، شاذونادر ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس زائد سرمایہ ہو اور وہ ضرورت مندوں کو سود کی شرط کے بغیر قرض فراہم کرتے ہوں۔

مسلمانوں کو اس کار خیر کی ترغیب دینا اور اس کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا بے حد ضروری ہے، تاکہ ضرورت مند افراد سودی قرض حاصل کرنے پر مجبور نہ ہوں، اور سودی قرض حاصل کر کے اپنی جان و مال، عزت و آبرو اور دین و ایمان خطرہ میں نہ ڈالیں۔

۱۹۷۱ء میں مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء نے سرکاری قرضوں کے موضوع پر اجتماع منعقد کیا تھا، اس موقع پر جاری کردہ سوالنامہ کے جواب میں اس وقت کے بہت سے ممتاز علماء اور اصحاب افتاء نے جوابات تحریر فرمائے تھے، لیکن کسی وجہ سے اس مجلس میں فیصلہ نہیں ہو سکا، اور موضوع کو موخر کر دیا گیا، مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے دوروزہ فقہی سیمینار منعقدہ ۲۳،۲۴ نومبر ۲۰۲۲ء میں اس موضوع پر از سر نو غور و خوض کیا گیا، کچھ اہل علم نے موضوع سے متعلق نئے مقالات مجلس کو ارسال کئے۔

مورخہ ۲۳،۲۴ نومبر ۲۰۲۲ء کے سیمینار میں ۱۹۷۱ء کے فقہی اجتماع میں آنے والے فتاوی اور تحریروں نیز وہ تجاویز جو ۱۹۷۱ء کے فقہی اجتماع میں شرکاء کے درمیان زیر بحث آئیں، ان کو پیش نظر رکھا گیا، اور حالیہ فقہی سیمینار میں جو نئے مقالات اور تحریریں موصول ہوئیں ان پر بھی غور و خوض کیا گیا، اس کے علاوہ ۱۹۷۱ء سے لے کر ۲۰۲۲ء تک سرکاری سودی قرضوں اور بینکوں کے سودی قرضوں کے بارے میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، ان پر بھی اس فقہی سیمینار میں غور و خوض کیا گیا، ان سب کی روشنی میں تفصیلی غور و خوض اور تبادلہ خیالات کے بعد شرکاء سیمینار کے اتفاق رائے سے درج ذیل فیصلے کئے گئے:

۱۔ قرض دے کر اس سے زیادہ واپس لینا ربا (سود) ہے، جسے کتاب وسنت میں بصراحت حرام قرار دیا گیا ہے، اس لئے اس کا لینا دینا دونوں ناجائز ہے، البتہ سود کی شرط یا عرف کے بغیر کوئی قرض لے اور وہ اپنی خوشی سے کچھ اضافہ کے ساتھ قرض واپس کرے تو پسندیدہ ہے۔

۲۔ اسلام میں بلا ضرورت قرض لینا ناپسندیدہ عمل ہے، اور اگر کسی فرد یا ادارہ سے قرض حاصل کیا جائے تو قرض لینے والے پر واجب ہے کہ مقررہ وقت پر قرض ادا کرے، اور اس کے لئے پوری کوشش کرے، استطاعت کے باوجود مقررہ وقت پر قرض ادا نہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر ایسا نظم قائم کرنا چاہیے جس سے ضرورت مند افراد کو بآسانی غیر سودی قرض فراہم ہو سکے۔

۴۔ انفرادی کاموں اور ترقیاتی منصوبوں کے لئے اگر کسی بھی طرح غیر سودی قرض حاصل نہ ہو سکے تو ضرورت شدیدہ کے وقت مثلاً: قانونی مجبوری، مال، زمین اور جائیداد کی حفاظت، بقدر کفایت مکان کی حصولیابی، تعلیم کا حصول، کاروبار کی حفاظت اور علاج و معالجہ جیسے اہم مقاصد کے لئے بقدر ضرورت سودی قرض لینے کی گنجائش ہے۔

چوتھے سمینار کے اہم شرکاء

۱۔ مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، حیدر آباد

۲۔ مولانا عبید اللہ اسعدی، باندہ

۳۔ مولانا عتیق احمد بستوی، لکھنؤ

۴۔ مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی، لکھنؤ

۵۔ مولانا مفتی عبدالرزاق قاسمی، دیوبند

۶۔ مولانا مفتی نذیر احمد، کشمیر

۷۔ مولانا ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی، نئی دہلی

۸۔ مولانا مفتی محمد ظفر عالم ندوی، لکھنؤ

۹۔مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی، لکھنؤ
۱۰۔مولانا محمد مستقیم ندوی، لکھنؤ
۱۱۔مولانا اختر امام عادل قاسمی، سمستی پور
۱۲۔مولانا مفتی انور علی، مئو
۱۳۔مولانا مصطفی عبدالقدوس ندوی، گجرات
۱۳۔مولانا خورشید انور اعظمی، مئو
۱۴۔مولانا قاضی محمد حسن ندوی، گجرات
۱۵۔مولانا قاضی سید مشتاق علی ندوی، بھوپال
۱۶۔مولانا آفتاب عالم ندوی، دھنباد
۱۷۔مولانا مفتی عبید اللہ ندوی، گجرات
۱۸۔مولانا مفتی اشرف قاسمی، اجین
۱۹۔مفتی اقبال احمد قاسمی، کانپور
۱۹۔مولانا ولی اللہ مجید قاسمی، مئو
۲۰۔مولانا محمد عثمان بستوی، جونپور
۲۱۔مولانا مفتی مقصود علی فرقانی، رامپور
۲۲۔مولانا خورشید احمد اعظمی، بنارس
۲۳۔مولانا ظہیر احمد قاسمی، کانپور
۲۴۔مولانا عمر عابدین مدنی، حیدرآباد
۲۵۔مولانا عبدالرشید قاسمی، کانپور
۲۶۔مولانا رحمت اللہ ندوی، لکھنؤ
۲۷۔مولانا قمر الزماں ندوی، پرتاب گڑھ
۲۸۔مولانا ڈاکٹر نصر اللہ ندوی، لکھنؤ
۲۹۔مولانا ڈاکٹر محمد علی ندوی، لکھنؤ
۳۰۔مولانا محمد صابر حسین ندوی، کرناٹک
۳۱۔مولانا سلمان انور قاسمی، مئو
۳۲۔مولانا اکرام احمد ندوی، لکھنؤ